# مُحبت مُعتبر سی ہے

ریما نُور رِضوان

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

# مُحبت مُعتبر سی ہے



## ریما نُور رِضوان

سلمان جلدی کرو ساڑھے تین ہو چکے ہیں۔۔زوباریہ کو گھر جانے کی فکر ہو رہی تھی

یار ابھی تو ہم نے ٹھیک سے باتیں بھی نہیں کیں۔سلمان نے نروٹھے پن سے کہا۔

سلمان،امی پریشان ہو جاییں گی ٹائم اوپر ہوا تو۔ساڑھے چار پر میں گھر نہ پہنچی تو امی اقصیٰ کے گھر چلی جائیں گی پوچھنے اور اقصیٰ نے کہہ دیا کہ آج میں یونی آئی ہی نہیں تو امی شک کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔اور سوالات کی فائل کُھل جائے گی اور میں کتنے جھوٹ بولوں گی۔

زوباریہ فکر مندی سے کہہ رہی تھی

ارے یار یہ کیسی محبت ہے تمھیں مجھ سے۔میری خاطر جھوٹ بھی نہیں بول سکتیں تم؟

سلمان نے بات کا رخ بدلا تھا

زوباریہ نے چیزیں اور فائل سمیٹ کر اللہ حافظ بول دیا تھا۔

اقصیٰ امی تو نہیں آئیں نا مجھے پوچھنے؟۔۔۔زوباریہ نے دروازے پر ہی آواز لگائی تھی

اقصیٰ ابھی عبایا اُتار رہی تھی۔ایسے ہی آگئی تھی۔

زوباریہ آج بھی تو یونی نہیں آئیں تُم ، ایک بیکار شخص کے لیے اپنی پڑھایی کا حرج کر رہی ھے

یار بتا امی تو نہیں آئیں نا؟لیکچر بعد میں دینا۔۔زوباریہ نے عجلت میں اسکی بات کاٹی تھی۔اقصیٰ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔زوباریہ اللہ حافظ کہتی مسکراتی چل دی تھی

سلمان یوں کمنٹس میں باتیں نہیں کرو انباکس میں آؤ

فیس بک پہ اک پوسٹ تھی دو دل بنے تھے اور دو ہاتھ ایک دوجے کو تھامے ہوئے تھے۔

سلمان محبت کا اظہار کر رہا تھا اور زوباریہ کو یوں سر عام اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

آنٹی زوباریہ کہاں ہے؟

اقصیٰ آئی تھی اپنی بیسٹ فرینڈ کے گھر۔ بچپن سے برابر میں رہتے ہوئے چھت اور گلی میں ملنا، مل جل کر کھیلنا، بڑے ہوتے گئے اور دوستی مضبوط ہوتی گئی۔

بیٹا اپنے کمرے میں پڑھ رہی ہے شبانہ بیگم نے شائستہ سے لہجے سے جواب دیا تھا۔

زوبی! افسوس صد افسوس آنٹی کہہ رہی تھیں کہ تو پڑھ رہی ہے کیسے دھوکہ دے رہی ہے اپنی ماں کو جو تجھ پر حد سے زیادہ بھروسہ کرتی ہے۔ کبھی تجھ پر شک نہ کیا۔ اعتبار کیا اور تجھے پابندیوں سے آزاد رکھا۔ تُو آزادی کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہی ہے۔

اقصیٰ کو زوباریہ کو چیٹ کرتے دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔ وہ پھر سمجھانے لگی تھی۔ ہزاروں دفعہ سمجھا چکی تھی۔

اقصیٰ! سلمان مجھے سچ میں چاہتا ہے۔ وہ فلرٹ نہیں کر رہا۔

زوباریہ پر اعتماد لہجے میں وثوق سے بولی تھی۔

چل تیری بات مان لیتی ہوں چاہتا ہے تو یوں چاہت کو شرعی اور قانونی طور پر واضح مقام دے معاشرے میں۔ اقصیٰ تلخی سے بولی تھی

اقصیٰ وہ ابھی شادی نہیں کر سکتا نہ منگنی، نہ ابھی جاب ہے اس کے پاس اور بڑی تینوں بہنوں کی شادی کرنی ہے اس نے۔ وہ اکلوتا ہے

زوباریہ نے سلمان کی مجبوریاں گنوائی تھیں۔

زوبی! تو نادان کم عقل ہے۔ یہ کیسی محبت ہے جو تجھے ایک پل میں رسوا کر دے گی۔ سوچ ذرا اگر تیری ماں کو پتہ چل گیا، کیا تجھے یونی جانے دیں گی؟ تو کیوں اپنی آزادی کی دشمن بن رہی

ہے۔ابھی یہ زندگی تجھے بہت اچھی لگ رہی ہے پھر ایک قید لگے گی۔لڑکی کی عزت نازک آبگینے کی مانند ہوتی ہے۔زرا سی ٹھیس سے ٹوٹ کر بکھر جاتی ہے۔میری جان میری عزیز دوست کیوں روگ پال رہی یہ محبت، نہیں محبت تو عزت پر کبھی آنچ نہیں آنے دیتی۔عزت کو یوں بے پردہ سر عام شاہراہوں پر، پارکوں میں ،سڑکوں پر لے کر گھوما نہیں جاتا۔سلمان اگر تجھے عزت سمجھتا ہوتا تو اس طرح سر عام لے کر نہ گھومتا۔عورت کی بدصورتی یہی ہے کہ اسکی خوبصورتی کو کوئی دیکھے۔بنا پردہ اسکا گھومنا۔کتنی نظریں ہماری جانب ایسی اٹھتی ہیں کہ اگر ہم اِن نظروں کا مفہوم سمجھ لیں تو خود کو بنا پردہ ،بنا عبایا اور نقاب کے باہر نہ نکالیں۔کانپ جائیں ہم ایسی نظروں سے۔۔۔۔۔۔

اقصٰی سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔

زوباریہ احتسابی کیفیت میں مبتلا تھی۔

سلمان ہر جگہ لے کر جاتا ہے مُجھےاور نمائش کراتا ہے۔کبھی اس نے مجھے پردہ کرنے کا نہیں کہا۔کس کس طرح کے لوگ اسے گھورتے تھے۔اور سلمان کس کمال بے نیازی سے کہتا تھا ،،زوبی ٹینشن ناٹ۔لوگوں کا کام ہے دیکھنا۔انکی وجہ سے کیا ہم گھر سے نکلنا چھوڑ دیں؟زندگی جینا چھوڑ دیں؟؟؟؟؟؟؟

زوبی کیا ھوا؟ کیا سوچ رہی ہے؟

اقصٰی نے زوباریہ کو سوچوں میں غلطاں دیکھ کر چٹکی بجائی تھی۔

،زوباریہ کے چہرے پر ندامتی تاثر تھے

میں صحیح ہوں نا۔۔۔۔۔۔

میری پیاری دوست ! بچا لے خود کو خطاؤں سے، گناہوں سے، سیدھے راستے پر آ جا۔سیدھے راستے پر سب کچھ ملے گا ۔ وقت مقررہ پر۔غلط راستوں پر سفر طے کر کے، غلط منزل کے لیے جدوجہد کرنے والا کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔کشش کو محبت کا نام نہ دے۔کشش کے نام پر

زندگی کو روگ نہ لگا۔پگلی ہر چمکتی چیز سونا تھوڑی نہ ہوتی ہے۔محبت تو بڑا معتبر سا،پاکیزہ سا،الوہی سا، آفاقی سا جزبہ ہے۔روح کا روح سے گہرا تعلق ہے۔جو محبت سراپے سے ہو،خوبصورتی سے ہو۔محبت نہیں ۔محبت کے ریپر میں ہوس پیک ہوتی ہے۔محبت کا اول محبت کا اصل عزت ہے۔محبت اور عزت لازم و ملزوم ہیں۔عزت کے بنا محبت کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

یار تیرا بہت شکریہ! تو نے مجھے بچا لیا۔نادم ہوں اپنی خطاؤں پر۔۔۔۔۔۔

زوباریہ احساس پشیمانی میں گھری زاروقطار رو رہی تھی۔اقصیٰ خوش تھی کہ اس نے اپنی دوست کو خاردار راستوں سے بچا لیا تھا۔۔۔۔۔۔